از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ہریانہ ودیگران

بنام

رائے چند جین ودیگران

تاریخ فیصلہ: 21اپریل,1997

[کے راما سوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

ادائیگی کے پیمانے-سلیکشن گریڈ تنخواہ کے پیمانے میں تنخواہ میں برابری-قرار پایا کہ: چونکہ حکومت نے خود 1.1.86 سے پہلے جہاں بھی دستیاب ہو سلیکشن گریڈ کا حساب لگانا اور عملے کی کل تعداد کی بنیاد پر اس پر کام کرنا قبول کیا ہے، اس کے نتیجے میں ہونے والے فوائد کے ساتھ، کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے-بقایاجات کی ادائیگی —— کس تاریخ سے ادائیگی کی جائے گی، چونکہ یہ ایک انتظامی پالیسی ہے، اس لیے یہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں ہے-آئین ہند، آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

ایسے اساتذہ جنہوں نے اعلی قابلیت حاصل نہیں کی ہو-اعلی تنخواہوں کے حقدار نہیں رہے۔

ریاست ہریانہ ودیگر بنام روی بالا ودیگران، [1997] 1 ایس سی سی 267 اور وزیر سنگھ بنام ریاست ہریانہ، [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 697، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3236-3274، سال 1997۔

پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور احکامات، جو مورخہ 2.11.93، 2.4.92، 26.5.94، 10.8.94، 28.3.94، 6.3.95، 15.5.95، 8.11.93، 6.3.95، 2.11.93، 5.8.93، 2.4.92، اور 5.8.93 کو جاری ہوئے، حسبِ ذیل آئینی رِٹ پٹیشن نمبری میں صادر کیے گئے: C.W.P. Nos. 13493/91، 486، 91/521، 93/8709، 91/16884، 94/910، 93/2143، 94/2828، 94/3365، 94/6101، 04-14403،

،94/6986 ،6965 ،1387 ،2460 ،93/9800 ،10341 ،8705 ،93/15092
،16146 ،93/14046 ،94/281 ،93/15523 ،94/6353 ،93/6923 ،13683
،93/6927 ،95/4231 ،95/3945 ،94/16891 ،95/3946 ،94/16560
1112،95/2896،94/15630،91/16879،6569،اور93/6232۔

اپیل گزاروں کے لیے جسبیر ملک اور پریم ملہوترا۔

جواب دہندگان کے لیے پنکج کالرا، رنبیر یادو، پردیپ گپتا، کے کے گپتا، اے سی ماہمکر، ایم ایس دہیا، اے کے گوئل، مسز شیل گوئل اور گڈول انڈیور۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

متبادل کی اجازت ہے۔

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے سی ڈبلیو پی نمبر 91/13493 اور پیچ میں دیے گئے 2.11.1993 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔ تمام حقیقی تفصیلات بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ جواب دہندگان سلیکشن گریڈ تنخواہ کے پیمانے میں تنخواہ کی ادائیگی کا دعوی کرتے ہیں جو انہیں عدالت عالیہ نے دی ہے۔ جب کہ ہم نے معاملے کو حتمی نمٹارے کے لیے لے لیا ہے، مدعا علیہ کے وکیل، شری پنکج کالرا نے 20 اگست 1996 کو حکومت کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے کو ہمارے نوٹس میں لایا ہے جس پر جوائنٹ سکریٹری (فنانس) نے مالیاتی کمشنر اور سیکرٹری برائے حکومت، ہریانہ، محکمہ خزانہ کے لیے دستخط کیے تھے، جو کہ درج ذیل ہے:

"مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ اوپر بیان کردہ موضوع کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروائیں اور یہ کہیں کہ 1.4.79 سے پہلے زمرہ C اور D کے زمرے کے ملازمین کے لیے سلیکشن گریڈ کسی خاص عملے میں مستقل عہدوں کی تعداد کی بنیاد پر قابل قبول تھا اور بعد میں، 1.1.86 تک، جس تاریخ کو یہ عمل مکمل طور پر ختم کیا گیا تھا، سلیکشن گریڈ کے عہدوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لیے، پچھلے تین سالوں سے موجود عارضی عہدوں کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

سی ڈبلیو پی۔ نمبر 2143، سال 1994، سال 11255، سال 1995 کو محکمہ تعلیم کے کچھ اساتذہ نے عدالت عالیہ میں دائر کیا تھا اور ان کو نمٹاتے ہوئے، معزز عدالت عالیہ نے درخواست گزاروں کو مستقل اور عارضی عہدوں سمیت کل تعداد کی بنیاد پر سلیکشن گریڈ دینے کی ہدایت کی تھی، جس کے نتیجے میں تمام فوائد حاصل ہوں۔ اس طرح محکمہ تعلیم کے ملازمین کو فیصلے کے مطابق یہ فائدہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔

لہذا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں کہیں بھی 1.1.86 سے پہلے دستیاب سلیکشن گریڈ کو مستقل اور عارضی عہدوں سمیت کل تعداد کی بنیاد پر تیار کیا جا سکتا ہے اور اس طرح کے فیصلے کی تاریخ سے پہلے 38 ماہ کے بقایا جات سمیت تمام نتیجے کے فوائد کو اہل ملازمین کو اجازت دی جائے گی۔ "

مذکورہ ہدایت کے پیش نظر، ہمارا خیال ہے کہ چونکہ حکومت نے خود 1.1.86 سے پہلے جہاں کہیں بھی دستیاب ہو سلیکشن گریڈ کا حساب لگانا اور مستقل اور عارضی عہدوں سمیت کیڈر کی کل تعداد کی بنیاد پر اس پر کام کرنا قبول کر لیا ہے جس کے نتیجے میں فوائد بشمول فیصلے کی تاریخ سے پہلے 38 ماہ کے بقایا جات، یعنی تاریخ 20.8.1996، ان معاملات میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

فاضل وکیل جناب پنکج کالرا نے کہا ہے کہ بقایا جات کی ادائیگی کے لیے 38 ماہ کا تعین من مانی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ حکومت کو ایگزیکٹو حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر فیصلہ کرنا ہے کہ ملازمین کو بقایا جات کس تاریخ سے دیے جائیں گے۔ معاملہ ایگزیکٹو حکمت عملی کی نوعیت کا ہونے کی وجہ سے، ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی طرف سے لیا گیا فیصلہ آئین کے آرٹیکل 14 کی من مانی خلاف ورزی ہے۔

مندرجہ بالا حکم کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ اس عدالت کے لیے عدالت عالیہ کے فیصلے میں مداخلت کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

سی اے نمبر 97/3267 @ ایس ایل پی (C) نمبر 95/11705

اگرچہ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے، لیکن کوئی بھی بذاتِ خود یا وکیل کے ذریعے پیش نہیں ہو رہا ہے۔ اس معاملے میں اٹھایا گیا تنازعہ ریاست ہریانہ اور ایک اور بنام روی بالا و دیگران،

[1997] 1 ایس سی سی 267 میں اس عدالت کے فیصلے سے احاطہ کرتا ہے۔ پیراگراف 4 میں، اس عدالت نے وزیر سنگھ بنام ریاست ہریانہ، [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 697 کے فیصلے کے بعد فیصلہ دیا ہے کہ ایسے اساتذہ جنہوں نے بی ٹی یا بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی ہے وہ اس اہلیت کو حاصل کرنے کی متعلقہ تاریخوں سے اعلی گریڈ کے حقدار ہوں گے۔ لہذا، وہ قابلیت حاصل کرنے کی تاریخ سے پہلے تنخواہ کے اعلی پیمانے کے حقدار نہیں ہیں۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

سی اے نمبر 3236 سے 3266 اور 3268 سے 97/3274 کو مسترد کر دیا گیا۔

سی اے نمبر 97/3267 کی اجازت ہے۔